قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ۱/۸ روپیہ

جلد ۳۵	۱۲ ماہ تبوک ۱۳۲۶ھ ش	۲۶ شوال ۱۳۶۶ھ	۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۲۱۲

مدینۃ المسیح

۱۱ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ درد نقرس کی خفیف سی تکلیف باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج ۸½ بجے صبح محلوں کی مساجد میں اجتماعی دعا کی گئی۔ اور روزہ رکھا گیا۔

آج برگیڈیئر پنج کھائی (؟) صاحب مع مسٹر کنہیالال ڈی۔سی گورداسپور اور سردار رزیندر سنگھ صاحب ایس۔پی گورداسپور قادیان حالات دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے جماعت کے نمائندوں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امیر مقامی کے ساتھ موجودہ حالات کے متعلق گفتگو کی۔ اور تھوڑی دیر ٹھہر کر واپس تشریف لے گئے۔ قادیان کے سکھ اور ہندو نمائندوں

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

قادیان میں صفائی کی طرف خاص توجہ کی جائے

فرمایا:۔ "صفائی کی طرف سخت توجہ کی ضرورت ہے۔ قادیان کے راستوں اور گلی کوچوں میں اتنا گند ہوتا ہے۔ کہ گذرا نہیں جاتا۔ میں نے کئی دفعہ کہا ہے۔ کہ صفائی کے لئے کوئی قدم اٹھاؤ۔ کم از کم اگر ہر محلہ میں لوگ اپنے اپنے دروازوں کے آگے گند جمع نہ ہونے دیں۔ تو اس طرح بھی بہت حد تک صفائی ہو سکتی ہے۔ ان امور کی طرف توجہ نہ کرنے کے نتیجہ میں کتنی بیماریاں ہیں۔ جو آتی ہیں۔ ہیضہ۔ طاعون۔ ٹائیفائڈ وغیرہ سب بیماریاں گندگی سے ترقی پاتی ہیں۔ اور غلاظت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کئی دفعہ صحابہ رضؓ سے اس قسم کا کام لیا کرتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے حکم دیا۔ کہ آوارہ کتے مارو۔ چنانچہ صحابہ رضؓ کتے مارتے رہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ اگر ایک کانٹا بھی راستہ سے ہٹا دیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملتا ہے۔ جب راستہ سے کانٹا ہٹانے کا ثواب ہے۔ تو یہاں جو ڈھیر کے ڈھیر غلاظت پڑی ہوتی ہے۔ کیا اسے دور کرنے کا ثواب نہیں ہوگا۔ عام طور پر ہمارے ملک میں لوگ راستہ پر پیشاب کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ دس قدم ہٹ کر پیشاب کرو۔ تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے پنجابی تو بعض دفعہ عجیب رنگ میں جواب دے دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ چھڈ بھی یار تینوں کدی پیشاب نہیں آندا۔ اور یہ کہہ کر وہیں پیشاب کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تہذیب کی بالکل ابتدائی باتیں ہیں۔ اور اگر دس دن بھی لوگ احتیاط کریں۔ تو سب کو اس کا فائدہ محسوس ہونے لگے گا۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی باتیں نہ ہونے دیں کہ کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے دروازہ پر پھینک دینا اچھی بات نہیں۔ اگر ہر محلہ میں نگرانی کی جائے۔ اور کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کو کہا جائے۔ کہ ہم فلاں جگہ تمہیں کوڑا پھینکنے نہیں دیں گے۔ تو گو چند دن نگرانی کرنی پڑے گی مگر آخر عادت ہو جائیگی۔ اور محلہ گند سے پاک ہو جائیگا۔" (الفضل مورخہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے

(مورخہ ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

مصائب اور شدائد کا آنا ضروری ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے۔ تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو۔ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو۔ اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جائیگی۔ تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلا بھی نہ آئے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے۔ وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے۔ ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے۔ اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم ؑ پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا۔ اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بڑی بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ اور پھر دعویٰ کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

(الحکم ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ایسے بنو کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"ایک دانشمند اور سعید الفطرت کے لئے یہ سبق کافی تھا۔ کہ لوگوں کے باپ دادا اور بزرگ مر گئے۔ اور مرتے جاتے ہیں۔ اور یہاں کوئی ہمیشہ رہ نہیں سکتا لیکن اب تو خدا نے ... اپنے کلام کے ذریعہ مجھے اطلاع دی۔ الامراض تشاع والنفوس تضاع مرضیں پھیلیں گی اور جانیں جائیں گی۔ اور ایسا ہی فرمایا۔ غضبت غضبا شدیدا میں سخت غضب میں بھر گیا ہوں۔ یاد رکھو کہ یہ ساری باتیں ہونے والی ہیں۔ اور ان کے آثار تم دیکھتے ہو۔ پس لازم ہے کہ انسان ایسی حالت بنا رکھے۔ کہ فرشتے بھی اس سے مصافحہ کریں" (الحکم ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

سلف صالحات اور احمدی خواتین

از امۃ المجید صاحبہ د عبدالفتوح - قادیان

اسلام کا سورج طلوع ہونے سے پہلے عورت کی ہستی کالعدم تھی بیچاری جوں توں اپنی زندگی کے دن پورے کرکے دنیا سے سدھار جاتی۔ لیکن شمع ایمان نے مردوں کے قلوب کو تو روشن کیا ہی تھا عورت بھی پروانہ وار اس مشعل کی طرف بڑھی اور اس نور سے وافر حصہ لے کر مردوں کے پہلو بہ پہلو اس نے بھی ایسے سنہری کارنامے اپنے ایمان کی یادگار چھوڑے ہیں جن کو پڑھ کر بڑے بڑے بہادر عش عش کر اٹھتے ہیں۔

اسلام کی خاطر عورت نے آبائی دین کو چھوڑا۔ وطن، دولت کو قربان کیا۔ وفاداری اور گھریلو زندگی کا نہایت پاکیزہ نمونہ پیش کیا۔ علم دین کو نہایت احسن طریق سے حاصل کیا۔ قومی برتری کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ اور دین کی راہ میں اپنے تمام عزیزوں کی جان تک کی پرواہ نہ کی۔ اپنے آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ میدان جنگ میں مردوں کے دوش بدوش شاندار خدمات سرانجام دیں۔ الغرض ان عورتوں نے ہر قسم کے مصائب جھیل کر اسلام کے نام کو بلند کیا۔

حضرت خدیجہ رضؓ کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ کس طرح آپ نے اپنا مال و دولت حضور علیہ السلام کے قدموں پر نثار کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈالیے وہ محبت۔ وفا اور تقویٰ کا مجسمہ تھیں علم دین میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ حضور نے فرمایا کہ نصف دین عائشہ رضؓ سے سیکھو۔ ایمان بالغیب اور توکل علی اللہ کی بنیادیں اس قدر مضبوط تھیں کہ دشمن آپ پر ناپاک الزام لگاتا ہے۔ لیکن آپ اپنی [illegible] سے کلمہ ایک لفظ بھی نہیں کہتیں اور اپنا معاملہ خدا تعالے پر چھوڑتی ہیں۔ خدا تعالے نے آپ کی بریت نہایت پاکیزہ الفاظ میں فرمائی اور قرآن مجید میں اس واقعہ کو افک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ام عمارہ رضؓ کے نام سے آپ ناواقف نہیں ہیں۔ حضرت صفیہ رضؓ بنت عبد المطلب کی شجاعت مردانگی اور فراست حیران کر دینے والی ہے کس طرح آپ نے ایک جنگ کے موقعہ پر یہودی جاسوس کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور اسلام کو ایک بہت بڑے خطرے سے بچا لیا۔

جنگ احد کا موقعہ تھا۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خود صحابہ رضؓ کی کمان فرما رہے تھے۔ دشمن کا سارا زور اس مقدس وجود کو اپنے ناپاک تیروں کا نشانہ بنانے پر صرف ہو رہا تھا۔ اور صحابہ رضؓ بھی پروانوں کی طرح بڑھ بڑھ کر تیر اپنے اوپر لے رہے تھے اور جام شہادت پی رہے تھے۔ ناگہاں دشمن نے حضور پر بھی ایک وار کیا۔ اور حضور علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ دشمنوں نے شور مچا دیا کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام شہید ہو گئے ہیں۔ یہ افواہ مدینہ میں بھی پہنچی۔ صحابیات بیقرار ہو گئیں ایک صحابیہ رضؓ میدان جنگ کی طرف حضور علیہ السلام کی خیریت دریافت کرنے کے لئے روانہ ہوئیں۔ ایک صحابی رضؓ میدان سے فتح کے بعد واپس آ رہے تھے۔ وہ خدا تعالے کی قدرت کے نظارے دیکھ چکے تھے۔ فتح کی خوشی اور حضور کی خیریت سے مطلع ہونے کی وجہ سے ان کا دل مطمئن تھا۔ پیشتر اس کے کہ وہ صحابی کچھ بولتے۔ اس عورت نے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا "افسوس تیرا باپ جنگ میں مارا گیا"۔ "رسول خدا کیسے ہیں؟" اس عورت نے پلٹ کر پوچھا۔ "مجھے افسوس ہے تیرا بھائی بھی جنگ میں کام آیا"۔ "میں کہتی ہوں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں"؟ اس نے ذرا تیز ہو کر کہا۔ "آہ تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے"۔ تیسری دفعہ اس نے جواب دیا۔ تینوں دفعہ اپنے مطلوبہ سوال کا جواب نہ پا کر وہ بیقرار ہو گئیں اور چوتھی دفعہ اپنے سوال کو دہرایا اب کے دفعہ وہ صحابی کہنے لگے "خدا تعالے تجھ پر رحم کرے تیرا بیٹا بھی جام شہادت نوش کر چکا ہے"۔ اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اس نے قدرے بلجاجت سے اس صحابی کو مخاطب کیا اور اپنی مطلب براری کے لئے پھر درخواست کی۔ وہ صحابی مسکرائے اور جواب دیا۔ کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح خیر و عافیت سے ہیں"۔ اس پیغام کے سنتے ہی فرحت و انبساط کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ اور اس نے جواب دیا "اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو مجھے کسی رشتہ کی وفات کا کوئی غم نہیں۔"

ایک اور صحابیہ جو نہایت ناز و نعمت میں پلی تھیں اور دکھ اور مصیبت کے نام سے ناآشنا تھیں شومئی قسمت سے ان کی شادی ایک ایسے شخص سے ہو گئی جو جوئے باز اور شرابی تھا باپ کی جائداد تباہ کرنے کے بعد اس نے بیوی کے مال پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ دو تین دفعہ تو بیوی کے بھائیوں نے اسکی مدد کی لیکن اس نے اپنی عادات قبیحہ کو نہ چھوڑنا تھا نہ چھوڑا اور بالآخر چار بیٹے چھوڑ کر دنیا سے کوچ کر گیا۔ جس طرح بھی ہو سکا اس نے اپنے لڑکوں کی پرورش کی ایک جنگ کے موقعہ پر جب مسلمان شدید خطرہ کی حالت میں تھے اس بیوہ نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلایا اور کہا "تم چھوٹے چھوٹے تھے جب تمہارا باپ فوت ہو گیا۔ میں نے ہر قسم کی مصیبت برداشت کر کے تمہیں پرورش کیا اب تم جوان ہو گئے ہو اور وقت آ گیا ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کا کچھ صلہ ادا کرو۔ مسلمان جنگ کیلئے جا رہے ہیں میری خواہش ہے کہ تم چاروں بھائی جنگ میں جاؤ اور فاتح کی حیثیت سے واپس آؤ۔ ورنہ میدان جنگ میں لڑتے لڑتے جان دیدو۔ میں یہ نہ دیکھوں کہ میرے بیٹے زندہ ہیں اور شکست خوردہ ہیں"

یہ وہ الفاظ تھے جو اس بیوہ عورت نے اپنے نونہالوں کو کہکر انہیں روانہ کیا۔ عورت کو جذباتی کہا جاتا ہے ذرا غور کیجئے ان عورتوں نے اپنے جذبات کو کس طرح ایمان کے تابع کیا ہوا تھا۔ انکا ایمان رسمی ایمان نہ تھا بلکہ حقیقی ایمان تھا۔ حضرت خنساء رضؓ اپنے اس خلوص اور تقویٰ کی وجہ سے زندہ جاوید ہو گئیں۔ صحابیات سمجھتی تھیں کہ ہمارے باپ اور ہمارے بھائی اور بیٹے اور خاوند صرف ظاہری سہارے ہیں لیکن اصل سہارا جو کبھی اپنے بندوں سے بیوفائی نہیں کرتا اور جو ماں سے زیادہ محبت کرنے والا ہے وہ خدا ہے وہ جانتی تھیں کہ خدا ہر جگہ موجود ہے خدا سفر میں بھی ہے اور حضر میں بھی وہی خدا میدان جنگ میں بھی ہے اور گھر میں بھی۔ انکو یقین تھا کہ اگر موت آنی ہے تو وہ گھر میں بھی آئیگی اور اگر خدا تعالیٰ زندہ رکھنا چاہتا ہے تو وہ میدان جنگ میں بھی زندہ رکھیگا۔ اسلئے وہ اپنے جذبات اور خواہشات کو اپنا حاکم نہ بناتیں

خدا تعالے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنی آخری زمانہ میں ایک جماعت ہو گی۔ جو صحابہ کی جماعت کی طرح ہو گی۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ہم پر احسان کیا۔ ہم پر بھی وہی ذمہ واریاں عاید ہوتی ہیں۔ جو صحابیات کی تھیں۔ خدا تعالیٰ ہم میں وہ شجاعت جرأت۔ ہمت اور ثابت قدمی پیدا کرے۔ کہ ہم ان سے پیچھے نہ رہیں۔ اور خدا تعالے کی راہ میں جان دینا فخر سمجھیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ والقوۃ باللہ العلی العظیم ۰

الٰہی جماعتوں کی غیر معمولی تائید و نصرت

از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

قرآن کریم اور تواریخ انبیاء سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ الٰہی جماعتوں کی غیر معمولی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے۔ اور باوجود مخالفوں کی ہر قسم کی مخالفت اور دشمنی کے آخر کار وہ مومنوں کو کامیابی عطا کرتا ہے۔ اور فتح اور غلبہ دیتا ہے

حضرت نوحؑ اور حضرت لوط علیہما السلام کے مخالفوں کا جو انجام ہوا۔ وہ زبان زد خلائق ہے کہ مخالفین نوحؑ ایک بڑے طوفان میں غرق کئے گئے۔ اور حضرت لوط علیہ السلام کے مخالفین کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ جعلنا عالیھا سافلھا۔ کہ زلزلہ آیا اور نیچے کی زمین اوپر اور اوپر کی زمین نیچے کر دی گئی۔ اور اس طرح اس قوم کو ملیامیٹ کر دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو فرعونیوں کے ہاتھوں سے چھڑانے کے لئے آئے تھے۔

اور خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ فرعون کو جا کر کہا جائے کہ ارسل معنا بنی اسرائیل کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دو۔ مگر فرعون اس کے لئے تیار نہ ہوا۔ بالآخر خدا کے حکم کے ماتحت حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلے۔ فرعون کو جب پتہ لگا۔ کہ بنی اسرائیل تو چلے گئے۔ اس نے اپنا لشکر پیچھے ڈالے۔ اب بنی اسرائیل آگے آگے بھاگے جا رہے ہیں۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تعاقب کر رہے تھے۔ اس وقت بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا انا لمدرکون۔ کہ اے موسیٰ ہم تو پکڑے گئے۔ وہاں خدا کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہوا۔ پیچھے فرعون اور اس کے لشکر ہیں۔ اور آگے دریا آ گیا۔ بنی اسرائیل دونوں کے درمیان آ گئے۔ آگے بڑھتے ہیں تو دریا میں غرق ہوتے ہیں۔ پیچھے مڑتے ہیں تو فرعون اور اس کے لشکر تباہ کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر خدا کی تائید و نصرت آئی۔ اور اس نے اپنے بندہ موسیٰؑ کی دعا کو سنا۔ اور موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو دریا میں رستہ دے دیا۔ اور جب فرعون اور اس کے لشکر دریا میں پہنچے تو ان کو غرق کر دیا۔ سبحان اللہ۔ کیسا قادر مطلق خدا ہے۔ اور اس کے کیسے عجیب کام ہیں ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنی خدائی کو ثابت کرنے کے لئے ایسے عجیب کام دکھلاتا ہے۔ جب کبھی دنیا میں بڑے بڑے متکبر اور سرکش اور خدا سے منہ پھیرنے والے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کو بھلا دیتے ہیں۔ بلکہ وہ فرعون کی طرح خود ہی انا ربکم الاعلیٰ کی ندا بلند کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو مامور کر کے بھیجتا ہے۔ اور بنی اسرائیل کی طرح کسی حقیر قوم کو منتخب فرماتا ہے جو دنیا میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور پھر ان کی تائید و نصرت کر کے اور ان کو فتح اور غلبہ دے کر اپنی خدائی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور واللہ غالب علیٰ امرہ کی شان دکھاتا ہے دنیا کے لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ آج بھی مٹے اور کل بھی مٹے۔ مگر خدا جو ان کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ وہ ان کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اور ان کے دشمن کو تباہ کر کے ان کو دنیا میں بساتا ہے۔

اس زمانہ کے مامور و مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام خدا کی وحی میں موسیٰؑ بھی ہے (دیکھو تذکرہ صفحہ ۹۹/۲۰۸ و ۱۰۸/۲۳۰ و ۲۶۶) اور صفحہ ۳۹۳ میں ہے۔ فلما تجلیٰ ربہ للجبل جعلہ دکا پس جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلی کی۔ تو اس کو پاش پاش کر دیا۔ یعنی مشکلات کے پہاڑ آسان ہوئے۔ اور صفحہ ۳۵۷ پر ہے۔ ولنمزق الاعداء کل ممزق۔ ونری فرعون وھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون (تذکرہ صفحہ ۳۵۷) اور ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے اور بکھیر دیں گے۔ اور ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ ہاتھ دکھائیں گے۔ جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

ان الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ جماعت جو ایک چھوٹی سی جماعت ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے غیر معمولی نشان دکھانا چاہتا ہے۔

سو جیسا کہ اس نے پہلے وقتوں میں تائید و نصرت کے نشان دکھائے اور غیب سے تائید فرمائی۔ اس وقت بھی وہ نشان دکھائے گا۔ اور اپنی خدائی اور وجود کا ثبوت بہم پہنچائے گا۔ فھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ وھو علیٰ کل شیء قدیر۔

حالات خواہ کچھ ہوں اپنی جگہ کو نہ چھوڑیں

مشرقی پنجاب کے احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت

۱۰ اور ۱۱ ستمبر کی درمیانی شب کو پاکستان ریڈیو سے یہ خبر نشر ہوئی ہے کہ:-

حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان نے اپنی جماعت کے نمائندوں سے مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے تمام احمدی۔ خصوصاً قادیان کی جماعت کے لوگ اپنی جگہ پر رہیں۔ اور حالات خواہ کچھ ہوں اپنی جگہ کو نہ چھوڑیں۔ عورتوں اور بچوں کو مغربی پنجاب میں پہنچا دیا جائے۔ حالات کے اچھے ہونے پر انہیں واپس بلایا جا سکتا ہے!!

مشرقی پنجاب سے آنے والے احمدی احباب

فسادات کی وجہ سے مشرقی پنجاب سے آنے والے احمدی دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ لاہور میں ان کو مختلف جگہوں پر آباد کرنے کے لئے اور سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے دفتر کھول دیا گیا ہے۔ اس لئے اگر مختلف اضلاع کی دیہاتی جماعتیں کسی ایک جگہ پر ہوں۔ تو وہ اپنے نمائندے ہمارے دفتر میں بھجوا دیں۔ لیکن اگر وہ منتشر طور پر ہوں تو جو دوست اعلان کو دیکھیں وہ ہمیں آ کر ملیں۔ تاکہ ان کے متعلق مناسب بندوبست۔ اور مناسب تجویز کی جا سکے۔ اگر ہماری جماعت کے سوا کسی اور شخص کا بھی یہاں رسوخ اور واقفیت نہ ہو۔ اور وہ مدد لینا چاہیں۔ تو بلا تکلف تشریف لائیں۔ ہم ہر ممکن طریق پر ان کی مدد کریں گے اور مناسب مشورہ بھی دیں گے۔ محمد عبد اللہ خان ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ شاخ لاہور

قصور سب ڈویژن کے دو سرحدی دیہات پر حملہ

دیہاتی باشندوں نے حملہ آوروں کو مار بھگایا۔ بہادری کیلئے انعام دیا گیا

لاہور ۹ ستمبر۔ اتوار کو قصور سب ڈویژن کے دو سرحدی دیہات پر مسلح جتھوں نے حملہ کیا۔ دیہاتی باشندوں نے دونوں حملوں کو پسپا کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دیہاتیوں کو ان کی شجاعت اور بہادری کے لئے فوراً انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کا جدید وائس چانسلر

لاہور ۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ علامہ ڈاکٹر ملک عمر حیات خان صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر کئے گئے ہیں۔

ملازمین کے وفد کو مسٹر جناح کی نصیحت

کراچی ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل پاکستان گورنمنٹ کے ملازمین کا ایک وفد مسٹر جناح سے ملا۔ اس وفد نے ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کہ جن کے گھر کے افراد مشرقی پنجاب یا دہلی وغیرہ میں گھرے ہوئے ہیں مسٹر جناح سے درخواست کی۔ کہ ان کے بال بچوں کو بلوانے کا مناسب انتظام کیا جائے۔ مسٹر جناح نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ کہ پاکستان حکومت بھی اور میں خود بھی حالات کو بہتر بنانے میں اپنی سعی کوشش کر رہا ہوں۔ آپ نے دوران گفتگو میں نصیحت فرمائی۔ کہ مسلمان ان علاقوں میں بھی جہاں وہ اکثریت میں ہوں قطعاً کسی قسم کی جوابی کارروائی کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اسلامی تعلیم کے مطابق ان کو کمزوروں کی خود مدد کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستان میں مسلم اقلیتوں کے مال وجان کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور انڈیا کی حکومت سے وسیع پیمانے پر گفت وشنید کا سلسلہ جاری ہے۔

موجودہ آزادی غلامی سے بدتر ہے

کلکتہ ۹ ستمبر۔ کل ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نے کہا۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے ملک جس حالت کو پہنچ گیا ہے۔ وہ انگریزوں کے تسلط سے بھی گئی گذری ہے۔ انہوں نے کہا۔ آزادی تو بیشک مل گئی ہے۔ لیکن اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ امن ہے اور صرف امن۔ بغیر امن کے آزادی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں رکھتی۔ آپس میں لڑ لڑ کر ہم دراصل بیرونی طاقتوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہ آؤ اور ہم پر حکومت کرو۔ اگر ہم باہمی فساد اور جھگڑوں کو ختم نہیں کریں گے۔ تو کوئی اور بیرونی طاقت ہماری کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ملک پر قبضہ جما لیگی۔

مسروقہ مال بازاروں میں پھینک دیا

لاہور ۸ ستمبر۔ لاہور میں لوگوں نے اپنے خلاف کارروائی عمل میں آنے کے خوف سے مسروقہ مال گلی کوچوں اور بازاروں میں پھینک دیا جسے پولیس نے اکٹھا کر لیا۔ علاقہ قلعہ گوجر سنگھ میں بھی یہ واقعہ ہوا۔ حکام نے جائداد پر ناجائز قبضہ کے خلاف زبردست کارروائی شروع کر رکھی ہے اور جو لوگ بغیر سرکاری اجازت کے مکانوں میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

مولانا شبیر احمد عثمانی کی وفات

لاہور ۸ ستمبر۔ جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مراد آباد سے دہلی جانے والی ٹرین پر سفر کر رہے تھے۔ کہ بلوائیوں نے اس ٹرین پر حملہ کر کے بہت سے اور مسلمانوں کے ساتھ آپ کو بھی قتل کر دیا۔

امریکہ کا سفیر

کراچی ۱۱ ستمبر۔ حکومت پاکستان کی طرف سے مسٹر اے۔ ایچ۔ اصفہانی کو امریکہ میں پہلا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ انگلستان سے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔